اردو شرح

انوار الباری
صحیح البخاری

مجموعۂ افادات
امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ
و دیگر اکابر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ

مؤلفۂ تلمیذ علامہ کشمیری
حضرۃ مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری رحمہ اللہ

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240)

مقدمہ

اردو شرح

انوار الباری

صحیح البخاری

مقدمہ جلد اول - مقدمہ جلد ثانی

مجموعۂ افادات

امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ

و دیگر اکابر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ

مؤلفہ تلمیذ علامہ کشمیری

حضرۃ مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری رحمہ اللہ

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

☎061-540513-519240

الله

جل جلاله

نام کتاب.... انوار الباری مقدمہ جلد اول - دوم (کمپیوٹر ایڈیشن)

تاریخ اشاعت............................شعبان ۱۴۲۵ھ

ناشر............................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت............................سلامت اقبال پریس ملتان

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان.......ادارہ اسلامیات انارکلی' لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار' لاہور.......مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

مکتبہ رشیدیہ' سرکی روڈ' کوئٹہ.......کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور.......دار الاشاعت اردو بازار کراچی

بک لینڈ اردو بازار لاہور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K(ISLAMIC BOOKS CENTRE)

119-121-HALLIWELL ROADBOLTONBLI3NE. (U.K.)

ضروری وضاحت:

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید' احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کیلئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل علماء پر مشتمل شعبہ تصحیح قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔

لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔

(ادارہ)

یہ میلان مذکور کا مغالطہ بھی قابل ذکر ہے، امام اعظمؒ کے حالات میں وہ واقعہ ذکر کر چکا ہے کہ امام صاحب نے اپنے اصحاب کو کلام اللہ کے مخلوق وغیر مخلوق ہونے کے بارے میں ہر قسم کی شقوق پر کلام کرنے سے بہت سختی سے روک دیا تھا اور اس واقعہ کو نقل کرنے والے خود محمد بن شجاع بھی ہیں، اس لئے وہ بھی اس معاملہ میں غیر معمولی طور پر محتاط تھے اور قطعاً سکوت کرتے تھے تاکہ لوگ فتنہ میں مبتلا نہ ہوں، اسی سکوت و وقوف کو مخالفوں نے میلان معتزلہ بنالیا تھا حالانکہ وہ معتزلہ (حشویہ) مشبہ و مبتدعین سب کے سخت مخالف تھے۔

ابن عدی اور محمد بن شجاع:

امام محمد بن شجاع کے خلاف ابن عدی نے بھی کچھ لکھا ہے جس پر علامہ کوثری کو تبصرہ پڑھئے: فرمایا کہ ابن عدی کو امام اعظم اور آپ کے اصحاب سے بڑی سخت کدورت ونفرت ہے کہ اپنی کتاب ''کامل'' میں کسی ایک کے متعلق بھی کوئی تعریف کا کلمہ نہیں لکھا اور جرح ونقد، تشنیع و بہتان طرازی میں کمی نہیں کی، حالانکہ امام صاحب اور آپ کے اصحاب کی عقائد واحکام سلامی میں قیادت امت کا کوئی انکار نہیں کرسکتا جو خیر القرون سے اس زمانہ تک برابر رہی اور جب تک خدا چاہے گا مخالفوں کے علی الرغم باقی رہے گی، بلکہ کسی صاحب علم وفہم کو ان حضرات کے مدارک اجتہاد، فہم کتاب وسنت نیز اصول وفروع وعقائد میں ان کے ناطق فیصلوں کا لوہا ماننے کے بغیر چارہ نہیں، اسی لئے دوسرے مذاہب فقیہ بھی ان ہی طریقہ پر معمولی تغیرات کے ساتھ چلنے پر مجبور ہوئے اور تمام ہی ارباب مذاہب نے ان حضرات کے فضل وسبق اور تفوق و بالا دستی کا اعتراف بھی کیا ہے، چند لوگوں کی مکابرہ وعناد اور حق پوشی کی باتوں سے یہاں تعرض نہیں۔

اسی لئے علامہ ابن اثیر شافعی نے ''جامع الاصول'' میں صاف لکھا کہ اگر حق تعالیٰ کا کوئی سر مخفی امام ابوحنیفہ کے بارے میں نہ ہوتا تو آدھی امت محمدیہ علیہ السلام خدا کے دین میں آپ کو ''مقتدا'' نہ بناتی کہ قدیم زمانوں سے اب تک برابر آپ کے مذہب پر خدا کی بندگی کررہے ہیں، پھر اپنے بعض اہل مذہب متعصبین کی حرکات پر بڑے گہرے تاثر کے ساتھ افسوس کرتے ہیں کہ وہ ایسے عالی قدر امام جلیل کے خلاف شان باتیں کرتے ہیں، اس بارے میں کافی لکھا ہے اور یہ واقعہ بھی ہے کہ اقل درجہ میں نصف امت محمدیہ نے ہر زمانہ میں امام صاحب کا اتباع کیا ہے ورنہ ملا علی قاری نے تو شرح مشکوٰۃ میں دو تہائی کا اندازہ لکھا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

غرض ان حضرات کے خلاف طوفان و بہتان اٹھانا درحقیقت امت محمدیہ کی اکثریت کی توہین وتذلیل ہے جو کسی طرح موزوں و مناسب نہیں۔ **اللھم الف بین قلوبنا و اصلح ذات بیننا۔**

ابن عدی کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ وہ اکابر وشیوخ کے ماتحت رواۃ کے عیوب کی وجہ سے متہم بناتے ہیں جیسا کہ ان کے اس عیب کی طرف علامہ ذہبی شافعی اور حافظ سخاوی شافعی نے بھی اشارات کئے ہیں، ابن عدی نے امام محمد بن شجاع کو اہل الرائے کا طعنہ دیا ہے جو دوسرے آئمۂ حنفیہ کو بھی دیا گیا ہے اور اس کا جواب امام صاحب کے حالات میں آچکا ہے، متعصب۳ کہا ہے مگر اس پر کوئی دلیل نہیں دی، بظاہر اپنے عیب کو ان کے آئینہ میں دیکھا ہے، امام شافعی کے بارے میں موہم اہانت کلمہ کا ذکر کیا ہے، اول تو اس کی سند میں انقطاع ہے، کیونکہ اس کے راوی موسیٰ بن الاشیب نے محمد بن شجاع کا زمانہ نہیں پایا، دوسرے یہ کہ امام شافعی نے ان کے استاد حسن بن زیاد کے بارے میں کچھ فرمادیا تھا، اس کے جواب میں شاید انہوں نے بھی ایسا کہہ دیا ہو، تیسرے یہ کہ امام محمد بن شجاع نے امام شافعیؒ کے بارے میں اپنی پہلی رائے سے رجوع کرلیا تھا اور ان کے علم وفضل کے معترف ہوگئے تھے، اس لئے **عفاء اللہ عما سلف** ہمیں بھی سکوت کرنا چاہئے۔

رہا وضع حدیث۴ کا اتہام وہ بھی بے دلیل و بے سند ہے اور ایسے بڑے امام محدث وفقیہ سے ایسی بری بات قطعاً صادر نہیں ہوسکتی اس لئے ابن ابی حاتم، عقیلی، ابن حبان وغیرہ کسی نے بھی آپ کے خلاف ایسا الزام ذکر نہیں کیا، اگر کچھ بھی اصلیت ہوتی تو وہ کیوں سکوت کرتے،